49615-خاوند چاہتا ہے کہ بیوی بغیر کسی عذر کے روزہ چھوڑ کر بعد میں قضاء کرے

سوال

قدرت کا چاہنا یہ تھا کہ رمضان المبارک کے پہلے ہفتہ میں میری شادی ہوئی اور خاوند اپنے آپ پر کنٹرول نہیں کرسکتا اور میں روزہ نہیں چھوڑنا چاہتی، میرا خاوند کہتا ہے کہ اگر میں ایک دن روزہ چھوڑ دوں اور بعد میں اس کی قضاء کرلوں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

پسندیدہ جواب

اول :

پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ نے سوال میں یہ کہا ہے کہ قدرت نے چاہا، یہ قول صحیح نہیں کیونکہ چاہنے والا تو اللہ واحد قہار ہے اس کے علاوہ کوئی نہیں۔

اس کی مزید تفصیل سوال نمبر (8621) کے جواب میں گزر چکی ہے آپ اس کا مطالعہ کریں۔

دوم :

رمضان المبارک میں بغیر کسی شرعی عذر کے روزہ ترک کرنا اکبر الکبائر میں سے ہے، اور ایسا کرنے والا فاسق ہوگا اس پر واجب ہے کہ وہ اپنے اس کبیرہ گناہ سے توبہ کرے۔

رمضان المبارک میں بغیر کسی شرعی عذر کے روزہ ترک کرنے والے کے بارہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سخت قسم کی وعید ثابت ہے :

امام حاکم رحمہ اللہ تعالی نے روایت بیان کی ہے کہ :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں بغیر کسی عذر کے روزہ ترک کرنے والوں کو دیکھنے کے بارہ میں فرمایا :

(میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ کونچوں کے بل لٹکے ہوئے تھے اور ان کی باچھیں کٹی ہوئی تھیں ان میں خون بہہ رہا تھا، تو میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں ؟ وہ کہنے لگے : یہ وہ لوگ ہیں جو روزہ افطار ہونے سے پہلے ہی روزہ کھول دیتے تھے) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے السلسلۃ الصحیحۃ (3951) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اس بنا پر اس خاوند کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرے اور روزے کے معاملہ میں سستی و کاہلی سے کام نہ لے کیونکہ یہ بہت ہی خطرناک معاملہ ہے، اور آپ پر بھی واجب ہے کہ اس میں خاوند کی اطاعت نہ کریں، کیونکہ اللہ تعالی کی مخالفت میں کسی بھی مخلوق کی اطاعت نہیں۔

رمضان المبارک میں روزہ تو صرف اس کے لیے ترک کرنا مشروع کیا گیا ہے جسے کوئی شرعی عذر ہو مثلا مرض و بیماری یا پھر سفر وغیرہ، لیکن کسی مسلمان کا بغیر کسی شرعی عذر کے روزہ ترک کرنا تو اللہ تعالی کے عذاب اور غضب کو دعوت دینا ہے، ہم اللہ تعالی سے سلامتی و عافیت طلب کرتے ہیں

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (38747) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

سوم :

جماع روزہ توڑنے والی اشیاء میں شامل ہے بلکہ گناہ کے لحاظ سے سب سے بڑا ہے اس بنا پر اس میں کفارہ بھی واجب ہوتا ہے ۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

رمضان میں دن کے وقت روزے کی حالت میں جماع کرنے والے مقیم یعنی جو مسافر نہ ہو پر کفارہ مغلظہ ہے جو ایک غلام آزاد کرنا ہے اگر غلام نہ پائے تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنا ،اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ، جب عورت بھی جماع میں راضی ہو تو اس پر بھی اسی طرح کفارہ واجب ہو گا ۔

لیکن اگر وہ مکرہہ یعنی اسے مجبور کیا جائے اور وہ اس پر راضی نہ ہو تو اس پر کچھ لازم نہیں آئے گا ، اور اگر خاوند اور بیوی دونوں مسافر ہوں تو ان پر کوئی گناہ نہیں اور نہ ہی کفارہ اور باقی سارا دن کھانے پینے سے پرہیز کرنا لازم ہے ، بلکہ انہیں صرف اس دن کے بدلے میں بطور قضاء روزہ رکھنا ہو گا ، کیونکہ مسافر ہونے کی بنا پر ان کے لیے روزہ لازم نہیں تھا ۔

روزہ کی حالت میں اپنے شہر میں رہتے ہوئے ایسا شخص جس پر روزہ رکھنا لازم تھا اگر جماع کرلے تو اس پر مندرجہ ذیل پانچ اشیاء مرتب ہوتی ہیں :

اول : گناہ ۔

دوم : روزہ فاسد ہو جاتا ہے ۔

سوم : بقیہ سارا دن کھانے پینے سے احتراز کرنا ۔

چہارم : قضاء واجب ہو جاتی ہے ۔

پنجم : کفارہ واجب ہو جاتا ہے ۔

کفارہ کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے :

ابو ھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں تو ہلاک ہو گیا ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پوچھا کس چیز نے تجھے ہلاک کر دیا ؟

وہ شخص کہنے لگا : میں رمضان میں روزہ کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کر بیٹھا ہوں ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرمانے لگے : کیا تم غلام آزاد کرسکتے ہو؟ وہ کہنے لگا میں استطاعت نہیں رکھتا ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا : کیا دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو ؟ وہ کہنے لگا میں اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ وہ کہنے لگا نہیں ، راوی بیان کرتے ہیں کہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ٹھر گئے ۔

ہم اسی حالت میں تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ٹوکرا لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے سائل کہاں ہے ؟ وہ شخص کہنے لگا میں ہوں ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

یہ لے جاؤ اوراسے صدقہ کردو، تووہ شخص کہنے لگا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سے بھی زیادہ فقیر شخص پر، اللہ کی قسم ان دومیدانوں کے مابین کوئی گھر میرے گھروالوں سے زیادہ فقیر نہیں ہے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسکرانے لگے حتی کہ آپ کے آگلے لمبے دانت نظر آنے لگے پھر آپ نے فرمایا اپنے گھروالوں ہی کھلادو۔

صحیح بخاری حدیث نمبر(1936) صحیح مسلم حدیث نمبر(1111)

اور یہ شخص بھی اگر روزے رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتا اور نہ ہی کھانا کھلاسکتا ہے تواس سے بھی کفارہ ساقط ہوجائے گا، اس لیے کہ اللہ تعالی کسی نفس کو بھی اس کی استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا اور کسی چیز سے عاجز ہونے کی بنا پر وہ واجب نہیں ہوتی۔

اس میں کوئی فرق نہیں کہ انزال ہوا یا نہیں جب جماع ہوگیا ہو توپھر انزال کی شرط نہیں ہے، بخلاف اس کے کہ اگر جماع کے بغیر انزال ہوجائے، تواس میں گناہ کے ساتھ ساتھ باقی دن کھانے پینے سے احتراز اور قضاء بھی لازم ہوگی۔ اھ

دیکھیں فتاوی الصیام صفحہ نمبر(337)۔

شیخ رحمہ اللہ تعالی سے اس خاوند کے متعلق سوال کیا گیا جو اپنی بیوی کو رمضان میں دن کے وقت جماع پر مجبور کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟

توشیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

بیوی پر اس معاملہ میں خاوند کی اطاعت کرنا یا اپنے آپ کو اس کے سپرد کرنا حرام ہے، اس لیے کہ وہ فرضی روزے کی حالت میں ہے اسے چاہیے کہ حتی الامکان مدافعت کرے، اور خاوند پر بھی اس حالت میں بیوی سے جماع کرنا حرام ہے، اگر تووہ اس معاملہ میں خاوند سے چھٹکارا نہ پاسکے تواس پر نہ توکفارہ ہے اور نہ ہی قضاء اس لیے کہ وہ مکرہہ یعنی مجبور تھی۔ اھ

دیکھیں فتاوی الصیام صفحہ نمبر(339)۔

واللہ اعلم.